پروفیسر ساجد میر ایم اے

قسط نمبر ۱۴

فقہ الحدیث

نواقضِ وضو

وضو توڑ دینے والے بعض امور متفقہ ہیں اور بعض اختلافی ۔ ہر دو کا مفصل تحقیقی جائزہ ذیل کی سطور میں پیش خدمت ہے۔

سبیلین سے گندگی کا اخراج

"سبیلین" یعنی قُبُل (پیشاب گاہ) و دُبُر (مقعد) سے گندگی خارج ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۔ اس گندگی کی مختلف صورتیں جو سب ناقضِ وضو ہیں، حسب ذیل ہیں:۔

(ا) پیشاب و پاخانہ

قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

او جاء احد منکم من الغائط [1]

یعنی قضائے حاجت سے فارغ ہوں تو نماز سے پہلے وضو ضروری ہے۔

(ب) ریح

جسم سے گندی ہوا (گوز) کا اخراج بھی وضو توڑ دیتا ہے۔ حدیث میں ہے:[2]

---

[1] سورۃ النساء [2] متفق علیہ عن ابی ہریرۃ۔

لا یقبل اللہ صلوٰۃ احدکم اذا احدث حتی یتوضأ فقال رجل من حضرموت ما الحدث یا ابا ھریرۃ؟ فقال فساء او ضراط

یعنی اگر کوئی شخص بے وضو ہو جائے تو اللہ اس کی نماز قبول نہیں فرماتا یہ بات سن کر علاقۂ حضرموت کے ایک شخص نے سوال کیا: اے ابوہریرہ! یہ "حدث" اور بے وضو ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا، بے آواز یا آواز کے ساتھ دُبر سے ہوا کا اخراج۔

بعض اوقات نماز کے دوران وہم سا ہو جاتا ہے کہ ہوا کے اخراج سے وضو ٹوٹ گیا ہے، مگر حدیث میں فرما دیا گیا کہ محض وہم و شک کی بنا پر نماز نہ توڑی جائے، تاوقتیکہ تسلی اور یقین نہ ہو جائے کہ واقعی وضو ٹوٹ گیا ہے۔ ارشاد ہے:[1]

اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئًا فاشکل علیہ اَخَرج منہ شیءٌ ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا۔

جب کوئی شخص اپنے پیٹ میں کوئی گڑبڑ پائے اور اس الجھن میں پڑ جائے کہ پیٹ سے ہوا کا اخراج ہوا ہے یا نہیں تو اسے (وضو کے لیے) مسجد سے نکلنا چاہیے جب تک کہ وہ آواز یا بو محسوس کر کے مطمئن نہ ہو جائے کہ وضو ٹوٹ گیا ہے۔)

(ج) منی، مذی، ودی

منی کا اخراج نہ صرف وضو توڑ دیتا ہے بلکہ غسل بھی واجب کر دیتا ہے۔ مگر آلۂ تناسل سے نکلنے والی دوسری دو رطوبتیں مذی اور ودی جو منی سے مختلف ہوتی ہیں، صرف وضو کی ناقض ہیں۔ مذی کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:[2]

فیہ الوضوء کہ اس کے اخراج کے بعد وضو کرنا ہوگا۔

نیز حضرت ابن عباس فرماتے ہیں[3]:

---

[1] مسلم عن ابی ہریرہؓ [2] ابوداؤد [3] رواہ البیہقی فی السنن

اما المذی و الودی فقال اغسل ذکرک او مذاکیرک و توضأ وضوءک للصلوٰۃ

مذی اور ودی کے اخراج کے بعد استنجا کرنا چاہیے اور نماز والا وضو کر لینا چاہیے

۲۔ نیند

سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔ اس بارے میں بظاہر متضاد روایات ہیں۔ مثلاً ایک طرف حضرت صفوان بن عسال کہتے ہیں[۱]:

کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرنا ان لا ننزع خفافنا من غائط و بول و نوم ولا ننزعها الا من جنابة

ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے موزے ٹٹی، پیشاب اور نیند کی وجہ سے نہ اتاریں البتہ جنابت کی وجہ سے اتار دیں۔

یعنی اگر وضو کر کے موزے پہنے ہوں تو سفر میں تین دن رات اور اقامت میں ایک دن رات انہیں اتارنے کی بجائے انہی پر مسح ہو سکتا ہے[۲] اور جنابت کے علاوہ مندرجہ بالا وجوہ کی بنا پر انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں۔ اس حدیث میں ٹٹی پیشاب کے ساتھ ساتھ نیند کو بھی اسی طرح ناقضِ وضو کے طور پر شمار کیا گیا ہے۔ پھر اس سے بھی واضح طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

العین وکاء السہ فمن نام فلیتوضأ[۳]

آنکھ دبر کی سربند اور نگران ہے (کہ جب تک آنکھ کھلی رہے پتہ چلتا رہتا ہے کہ ریح خارج ہوئی یا نہیں۔) اس لیے جو شخص سو جائے اسے اٹھ کر (نماز پڑھنے کے لیے) وضو کر لینا چاہیے۔

---

[۱] ترمذی [۲] موزوں پر مسح کے مسائل کا مفصل بیان ان شاء اللہ آئندہ آئے گا [۳] ابوداود عن علیؓ

اس حدیث کے بعض طرق پر محدثین نے کلام کیا ہے۔[۱] مگر نواب صاحب[رح] فرماتے ہیں[۲]

المثال الذی فیھا ینجبر بکثرۃ طرقھا

حدیث کے مختلف طرق اور روایتوں سے اس پر اعتراض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

لیکن اس کے برعکس بعض دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیند ہر حالت میں ناقض وضو نہیں ہے مثلاً حضرت انس بیان کرتے ہیں[۳] کہ:

کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء الاخرۃ حتی تخفق رؤسھم ثم یصلون ولا یتوضئون

صحابہ کرام عشاء کی نماز کے انتظار میں (باوضو) بیٹھے ہوتے تو ان کے سر نیند کے غلبہ کی (وجہ سے) ہل جاتے پھر وہ اٹھ کر بغیر وضو کیے نماز پڑھ لیتے۔

ترمذی کی روایت میں شعبہ راوی کے یہ الفاظ بھی ہیں:

حتی لاسمع لاحدھم غطیطا اس دوران میں ان کے خراٹوں کی آواز بھی سنتا

اسی طرح ابن عباس فرماتے ہیں کہ:

"میں اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ[رض] کے ہاں رات رہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا، فجعلت اذا اغفیت یاخذ بشحمۃ اذنی (مجھے اگر اونگھ آجاتی تو آپ میرے کان کی لو پکڑ کر مجھے خبردار کر دیتے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے:[۴]

لیس علی من نام ساجدا وضوءٌ حتی یضطجع فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ۔

اگر کوئی سجدہ کی حالت میں لیٹ جائے تو اس پر وضو نہیں ہے جب تک کہ وہ لیٹ نہ جائے کیونکہ لیٹے گا تو اس کے جوڑ کھل جائیں گے (اور ہوا کے اخراج کا امکان زیادہ ہو جائے گا۔

---

[۱] نیل ۱: ۲۱۲ [۲] الروضۃ الندیہ صنہ ۳ [۳] مسلم۔ ابوداؤد [۴] احمد عن ابن عباس[رض]

اس حدیث کی دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں [1]۔

لا یجب الوضوء علی من نام جالسا او قائما او ساجداً حتی یضع جنبہٗ

بیٹھے ہوئے، کھڑے ہوئے اور سجدہ کی حالت میں سونے والے پر وضو نہیں ہے جب تک کہ وہ اپنا پہلو (سونے کے لیے) نیچے نہ رکھے۔

اس حدیث کے مختلف طریقوں کا مدار ایک راوی ابوخالد یزید الدالانی پر ہے جس کو اکثر ائمہ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے مگر امام احمد فرماتے ہیں۔

لا باس بہ —— اس راوی کی روایت قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اور امام ذہبیؒ نے اسے "حسن الحدیث" یعنی قابل قبول قرار دیا ہے [2] نیز ہدایہ میں ہے کہ صرف اضطجاع سے وضو واجب ہونے والی روایت حضرت عمرؓ سے ثابت ہے۔

نیند کو ناقضِ وضو ظاہر کرنے اور ناقضِ وضو ثابت نہ کرنے والی ان مختلف قسم کی روایات کے پیش نظر بعض علماء نے ان میں ترجیح کا مسلک اختیار کیا ہے اور بعض نے جمع کا۔ پھر ترجیح والوں کا آپس میں اختلاف ہے کہ بعض ناقض ثابت کرنے والی روایات کو زیادہ قوی سمجھ کر انہیں ترجیح دیتے ہیں اور غیر ناقض ثابت کرنے والی روایات کو ضعیف سمجھ کر قبول نہیں کرتے اور بعض اس کے برعکس کرتے ہیں۔

مگر "الجمع اولی من الترجیح مہما امکن الجمع عند اکثر الاصولیین" (اگر بظاہر مختلف و متضاد روایات کو جمع و تطبیق ممکن ہو تو یہ بات اکثر علمائے اصول کے نزدیک ترجیح (بعض احادیث کے قبول اور بعض کے رد) سے بہتر ہے دونوں قسم کی روایات میں جمع اسی طرح ممکن ہے کہ نیند کی مختلف حالتوں میں فرق کیا جائے اور بعض کو ناقض اور بعض کو غیر ناقض قرار دیا جائے۔ چنانچہ امام شافعیؒ نے صحابہ کے مندرجہ بالا ثابت شدہ معمول کے پیش نظر کہ وہ بیٹھ کر اونگھ لیتے اور پھر بغیر وضو نماز پڑھ لیتے۔ یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ اگر سونے والا بیٹھ کر اس طرح سوئے کہ اس کی پیٹھ زمین سے لگی ہو (ممکنا مقعدتہ من الارض)

---

[1] بیہقی بحوالہ نیل ص۱/۲۱۳ [2] نیل ۱:۲۱۳ [3] ہدایہ : ۳۰ [4] ہدایہ : ۳۷، روضہ : ۳۰۔

یعنی ٹیک نہ لگائے ہو، تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ مگر امام ابو حنیفہؒ نے عدم نقض کی دوسری روایات کو بھی قبول کرتے ہوئے فیصلہ فرمایا ہے کہ نیند سے وضو صرف حالت اضطجاع (لیٹنے کی حالت) میں ٹوٹتا ہے اور جلوس (بیٹھنے) کے علاوہ قیام، رکوع اور سجود کی حالت میں بھی نہیں ٹوٹتا۔ امام نوویؒ، امام شافعی کی تصویب و تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں[1]:

هذا اقرب المذاهب عندی وبه یجمع بین الادلة

میرے نزدیک یہ مسلک بہترین ہے اور اس سے مختلف دلائل و روایات جمع ہو جاتی ہیں۔

لیکن اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ کے مسلک کی بنیاد بھی اتنی ضعیف روایات پر نہیں ہے کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے خصوصاً ابن عباسؓ کی صحیح مسلم والی روایت۔ لہٰذا امام شوکانی فرماتے ہیں[2]:

النوم لا یکون ناقضا الا فی حالة الاضطجاع

نیند سے وضو تبھی ٹوٹتا ہے جب لیٹ کر سویا جائے۔

شوکانی نے الدرر البہیہ میں بھی "صرف نوم المضطجع" ہی کو نواقض وضو میں شمار کیا ہے اور نیل الاوطار کے ماتن علامہ مجد الدین ابن تیمیہؒ نے بھی نیند کے متعلق مختلف روایات کے باب کو یہ عنوان دیا ہے۔ باب الوضوء من النوم لا الیسیر منه علی احدی حالات الصلوٰة

نیند سے وضو واجب ہونے کا بیان، مگر اس نیند سے نہیں جو تھوڑی ہو اور نماز کی مختلف حالتوں اور ہیئات (قیام، رکوع، جلوس و قعود اور سجدہ) میں آئے۔

۳۔ زوالِ عقل

نیند یا اس کی بعض حالتوں کو اس لیے ناقضِ وضو قرار دیا گیا ہے کہ ان میں ریح وغیرہ کے اخراج سے بے وضو ہونے کا امکان ہے جس کا پتہ نہیں چلتا۔ لہٰذا اگر کسی وجہ سے کسی شخص کی عقل و خرد جاتی رہے تو اس پر بھی نقضِ وضو کا حکم لگایا جائے گا۔ خواہ یہ زوالِ عقل تھوڑے عرصہ کے لیے ہو یا زیادہ کے لیے، بیٹھ کر ہو یا کسی اور حالت میں، جنون کی وجہ سے ہو یا بیہوشی

[1] بدایہ ۱: ۳۷، روضہ ۱: ۳۰ [2] شرح صحیح مسلم [3] نیل ۱: ۲۱۴ [4] شرح صحیح مسلم للنوویؒ، فقہ السنہ ۱: ۹۱